

21249- کفر اور اسکی اقسام

سوال

میں نے سوال نمبر - (12811) میں یہ پڑھا ہے کہ کفر اکبر جو کہ دین اسلام سے خارج کر دیتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کی وضاحت فرمائیں اور اس کی مثالیں بھی بیان کریں۔

پسندیدہ جواب

حمد و ثنا کے بعد :

کفر کی حقیقت اور اس کی اقسام میں کلام کریں تو یہ بہت طویل مضمون ہوگا لیکن ہم مندرجہ ذیل نقاط میں اسے اجمالی طور پر بیان کرتے ہیں :

اول : کفر اور اسکی اقسام کی معرفت کی اہمیت :

کتاب و سنت کی نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان اس وقت تک صحیح اور قابل قبول نہیں جب تک اس میں دو چیزیں نہ ہوں اور وہ دونوں اس شہادۃ کا معنی ہیں ، لا الہ الا اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)۔

وہ دو چیزیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور کفر و شرک اور اس سب اقسام سے برات کا اظہار۔

دوم : کفر کی تعریف :

لغت میں کسی چیز کے چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کو کفر کہتے ہیں۔

اور شرعی اصطلاح میں : اللہ تعالیٰ پر عدم ایمان کو کفر کہتے ہیں۔

چاہے وہ تکذیب کے ساتھ ہو یا تکذیب کے بغیر صرف شک و شبہ پر مبنی ہو یا پھر حسد یا تکبر یا کسی ایسی خواہش کے پیچھے لگ کر جو کہ رسالت کی اتباع سے دور کرے ایمان سے اعراض کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء پر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے، جو شخص بھی اس میں سے کسی بھی چیز کا انکار کرے حالانکہ وہ اس کے پاس پہنچ چکی ہو چاہے وہ انکار دل کے ساتھ یا دل کے علاوہ صرف زبان کے ساتھ ہو یا پھر دل اور زبان دونوں کے ساتھ ہو، یا کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق نض میں آیا ہو کہ اس کے کرنے والا ایمان سے خارج ہے تو یہ شخص کافر ہے۔

دیکھیں مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ - (335/12) اور الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم - (1/45)

اور ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب : الفصل میں کہا ہے کہ :

جس کے متعلق یہ صحیح طور پر ثابت ہو کہ اس کی تصدیق کے بغیر ایمان ہے ہی نہیں اس کا انکار کرنا کفر ہے، اور جس کے متعلق یہ دلیل وارد ہو کہ یہ بات زبان سے نکالنی کفر ہے اس کا کہنا اور زبان سے ادا کرنا بھی کفر ہے اور ایسا عمل کرنا جس کے متعلق یہ دلیل ثابت اور صحیح ہو کہ اس کا کرنا کفر ہے تو وہ کام کرنا بھی کفر ہے۔

سوم: کفر اکبر جس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہے کی اقسام:

1۔ کفرانکار اور تکذیب : یہ کفر کی ایسی قسم ہے جس کا تعلق بعض اوقات تو دل کی تکذیب سے ہوتا ہے ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق یہ کفار میں بہت ہی قلیل ہے ۔

اور بعض اوقات یہ تکذیب زبان یا اعضاء سے ہوتی ہے وہ اس طرح کہ باطنی طور پر علم ہونے کے باوجود حق کو ظاہری طور پر چھپانا اور اس کی اطاعت نہ کرنا مثلاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہودیوں کا کفر۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے :

﴿تو جب ان کے پاس وہ آگیا جسے وہ جانتے تھے تو انہوں نے اس کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا﴾ البقرة/ (89)

اور اسی یہ بھی ارشاد فرمایا :

۱۔ {اور بیشک ان میں سے ایک گروہ حق کو جاننے کے باوجود چھپاتا ہے} البقرة/(146)

اس لئے کہ تکذیب اس وقت تک ثابت ہی نہیں ہوتی جب تک کہ وہ حق کو جانتے ہوئے رد نہ کرے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی نفی کی ہے کہ کفار کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا حقیقی اور باطنی طور پر نہیں بلکہ صرف زبان کے ساتھ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اسی چیز کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :

﴿بیشک یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں﴾۔ الانعام - (33)

اور اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿اور انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر انکار کیا﴾۔ النمل - (14)

اور کفر کی اس قسم کے ساتھ کفرِ اختلال بھی ملحق ہے یعنی اسے کسی چیز کے بارہ میں یہ علم ہو کہ شریعتِ اسلامیہ نے اسے حرام قرار دیا ہے اس کے باوجود وہ اسے حلال جانے لے تو اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لائی ہوئی شریعت کی تکذیب کی اور اسی طرح جسے یہ علم ہو کہ شریعتِ اسلامیہ میں یہ حلال ہے لیکن وہ اسے حرام قرار دے۔

2۔ کفر اعراض اور استکبار:

جس طرح کہ ابلیس کا کفر ہے۔

اس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿سوائے ایلیس کے اس نے انکار اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا﴾ البقرة / (34)

اور جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے اور فرماں بردار ہوئے پھر ان میں سے ایک فرقہ اس کے بعد بھی پھر جاتا ہے یہ ایمان والے ہیں (ہی) نہیں﴾ النور / (47)

تو جو عمل سے منہ پھیرے اس سے ایمان کی نفی کی گئی ہے اگرچہ وہ قولی طور پر یہ کہتا بھی رہے تو اس سے پتہ چلا کہ کفر اعراض یہ ہے کہ : حق کو ترک کر دینا نہ تو اس کا علم حاصل کرنا اور نہ ہی اس پر عمل کرنا چاہے وہ قولاً یا عملاً یا اعتقاداً ہی طور پر ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں﴾ الاحقاف - / (3)

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے ہیں جس نے بھی قولی طور پر اس سے اعراض کیا مثلاً جو یہ کہے کہ میں اس کی پیروی اور اتباع نہیں کرتا۔

یا پھر فعل کے ساتھ اعراض کرے مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو حق لائے ہیں اسے سننے سے اعراض کرے یا بھاگے اور یا پھر اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لے تاکہ وہ اسے سن نہ سکے یا اسے سن تو لیا لیکن دل سے ایمان نہ لا کر اعراض کرے اور اعضاء کے ساتھ عمل نہ کرے تو اس نے کفر اعراض کا ارتکاب کیا۔

3۔ کفر نفاق :

یہ ایسا کفر ہے کہ دل میں عدم تصدیق ہو، وہ عمل نہ کرے لیکن لوگوں کو دکھانے کے لئے ظاہری طور پر اطاعت گزار رہ کرے جس طرح کہ ابن سلول اور دوسرے سب منافقین کا کفر تھا۔

جن کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

{اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔۔۔۔۔}

اگلی آیات تک {البقرة / (8-20)}

4۔ کفر شک و شبہ :

یہ کہ حق کی پیروی اور اتباع کرنے میں تردد اور شک کا شکار ہو یا پھر اس کے حق ہونے میں شک و شبہ کا شکار ہو۔

اس لئے مطلوب تو یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے ہیں اس کے متعلق یقین ہو کہ وہ حق ہے اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو تو جس نے بھی یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے ہیں وہ حق نہیں ہے تو اس نے کفر شک یا کفر ظن کا ارتکاب کیا۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿اور وہ اپنے باغ میں گیا اور تھوڑا ہی جان پر ظلم کرنے والا کہنے لگا کہ میرا یہ خیال نہیں ہے کہ یہ کبھی کسی وقت بھی تباہ برباد ہو جائے گا، اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بافرض) میں اپنے رب کی طرف لوٹا یا بھی گیا تو یقیناً میں (اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی زیادہ بہتر پاؤں گا، اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا، لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار اور رب ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا﴾۔ الکہف - (35-38)

تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

کفر ایمان کی ضد اور مخالف ہے جو کہ بعض اوقات دل کی تکذیب کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دل کی تصدیق کے منافی ہے۔

اور کبھی کفر دل کا عمل ہوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ یا اس کی آیات یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض تو یہ حب ایمانی کا منقض ہے جو کہ دلی اعمال کو موکد کرتی اور اس کے لئے اہم ہے

اور ایسے ہی بعض اوقات ظاہری قول کے ساتھ بھی کفر ہوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو برا کہنا اور گالی نکلانا۔

اور بعض اوقات ظاہری عمل بھی کفر ہوتا ہے مثلاً بتوں کو سجدہ اور غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا۔

جس طرح ایمان دل اور زبان اور اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح کفر بھی دل و زبان اور اعضاء کے ساتھ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کفر اور اس کی انواع و اقسام سے بچائے اور محفوظ رکھے اور ہمیں ایمان کی زینت سے نوازے اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت کی راہ دکھانے والا بنائے آمین۔

اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

اس مضمون کے لئے دیکھیں کتاب :

نواقض الایمان القولية والعملية للشيخ عبدالعزيز بن آل عبد اللطيف - (36-46)

اعلام السیة المنشورة - (177)

ضوابط التکفیر للشيخ عبد اللہ القرنی - (183-196)

واللہ اعلم۔